منشور محمدی

۹۵

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بتجیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ
گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
تورات و ہم انجیل برافتادز تجیل

توقیع خطائیت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک ۱۰ھ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال پیشگی سے اعلام فرماوین اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین و نصاریٰ وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام **محمد شریف** مہتمم مطبع اخبار منشور محمدی واقع معسکر یکلور روانہ فرماوین اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا طیبہ روانہ فرماوین تو بذریعہ تو یا منی آرڈر یا مکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماوین

مثنوی

الاتفاق شئ عجیب

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی
وصف جسکی جناب باری ہی

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم
وصف جسکی ہی شافع عالم

نام سے جسکے آج کل منشور
اہل باطل پہ ہو گیا منصور

ہی یہہ منشور بادشاہ امم
جلوہ افروز جملہ عالم

اسمین اثبات دین ہی کامل
رد شبہات کجرو جاہل

اسکے انوار سے نہین ہی عجب
شمس گھٹ گھٹ کے گرنے کو کب

شمس تابان کو جب کرے مستور
کیون نہ کوکب کو وہ کرے بے نور

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان
ظلمت افشان ہے ہی نور افشان

اسکے دل سے ہین سب تمنائی
چاہتے سب ہین لیک عیسائی

اتفاق ایک ایسی عمدہ اور مستحسن چیز ہے کہ جسکے بدولت انسان کے کل امور بوجہ احسن اہتمام پذیر ہوتے ہین - اور نفاق جو اوسکی ضد ہے ایسی بری بلا ہی کہ جسکی پرتو سی امور دینی و دنیوی خاک مین مل جاتے ہین اگر حال اور سابق کے قومون کے طرف نظر غور سے دیکھا جاوے تو اتفاق اور نفاق کے فواید اور نقص بہت جلدی معلوم ہو سکتے ہین - کیا اسلام کے پہلی کارروائین ہمارے دل سے اوجھ گئے ہین کہ اوس نے ایک قلیل مدت مین اسی اتفاق کے بدولت اپنے عمدہ خیالات کو کیسا پورا کر دکھایا - اتفاق کے ہی سبب سے چند مسلمانون نے ملک یوروپ مین لوای محمدی بلند

کرنا اور کسی تاپو مین قید کر رکھنا مناسب ہی کیونکہ اسکی کارروائی اور فتنہ انگیزی کا نتیجہ آخرش برٹس گورنمنٹ کے حق مین مضرت ہوا اور گورنمنٹ کے فواید خاک مین ملنے کا نقشہ پایا جاتا ہی فقط

شروط صلح

ع مدراس

۲۵ دین جنوری کو پیرآسے ایک نامہ نگار نے بذریعہ تار یہہ اخبار روانہ کیا کہ اگرچیکہ روسیون نے درباره صلح بہت سے شروط مقرر کئے ہین منجملہ انکے شرایط مرقومہ الذیل کو بالفعل ترکون نے اقبال کرلیا ہے **شرط اول** آزادی اور خود مختاری ریاست سرویہ **شرط دوم** بندرانیواری اور ایک حصہ تالاب اسکوتاری اور مقامات نکسکس و اسپس کا رئیس ملنٹی نگرو کو عطا ہونا۔ **شرط سوم** دوکز دزپونڈ بطور زرپامالی سرکار روسیہ کو دیا جانا اور مبلغ مذکور کامل طور پر ادا ہونتک کو مقامات باطوم وقارص اور ارض روم کا روسیون کے قبض و تصرف مین رہنا **شرط چہارم** بجیرۂ دارڈنلس کا جنگی جہازات روسیہ کے واسطے کشادہ کیا جانا **شرط پنجم** ملک لبنان کی خود مختاری اور آزادی کی آئین پر بلغار کا بھی خود مختار کیا جانا اور عیسوی حاکم کا ایک مدت دراز کے واسطے بمشورت سلاطین اعظم یورپ مقرر کیا جانا حاکم مذکور کے علاقے مین صوبہ ثریس شامل نہ رہیگا مگر اسکی حکومت فقط سرحد باکلن تک محدود رہیگی۔ **شرط ششم** فوج روس کا ایک حصہ قسطنطنیہ کے ساحل سے جہازون پر سوار ہوگا۔ اور اغلب ہے کہ گرانڈ ڈیوک نکلس اسی مقام مین صلح نامے پر دستخط کریگا۔ فقط

لشکر فرانس

گذشتہ پانچ سال سے لشکر فرانس کے انتظام و بندوبست اور داخلی سپاہ جدید کی آئین اور دیگر ابواب مین جو کہ فوج سے علاقہ رکھتے ہین ایک تبدیل عظیم وقوع ہی اور فوج مین بڑی ترقی ہوی ہی۔ بوقت جنگ جرمنی اور فرنچ کو اس معنی کا عزم اور گھمنڈ تھا کہ یوروپ مین اپنے مانند روی قوم طاقت و قدرت اور لشکر نہین رکھتی ہے لیکن جبکہ جرمنی والون نے بارہ لاکھہ کے قریب لشکر لاکر سیدان مین نپولین کو گھیر لیا اور ہزار توپون سے اس مقام کا محاصرہ کیا اور تمام ملک فرانس کو مفتوح کیا تب اس مغرور قوم کی آنکھین کھل گئین اور اسکو اپنا عیب اور نقص نظر آنے لگا۔ آئندہ اہل فرانس انتقام لینے کے ارادے سے جرمنی پر چڑہائی نہ کرینگے اور نہ کسی کے ملک پر دست درازی کرنیکا خیال انہین آئیگا۔ لیکن اگر کوی قوم انپر چڑہائی کرے تو اس سے جنگ و مقابلہ کرینگے اور قرار واقعی اسکی خدمت کرنا انسے ہوسکیگا۔ اگر سال رواں مین فرانس کو کسی قوم سے جنگ کرنے کا اتفاق ہو تو اسکی تمام فوج مطابق تفصیل ذیل کے تقسیم پاوے گی۔

فوج جنگی	۷۱۹۰۰۰
کوتل فوج جنگی	۵۰۰۰۰۰
فوج برائے نگاہبانی ملک	۵۰۰۰۰۰
کمکی جماعت	۹۰۰۰۰
کلجملہ	۱۸۰۹۰۰۰

مذکور جملہ اٹھارہ لاکھ ۱۸۰۰۰۰ فوج کے آفیسرون کا شمار داخل
ہین ہی اور فوج علاقہ کوتوالی و فوج محافظ صحرا جدی ہے
فرانس کی ملکی حالت موجودہ پریشان رہنے کے سبب سے موضعی
انتظام و بندوبست ٹھیک طور پر نہین ہوا ہی فقط ع

انگریزی جنگی جہازات صاحب ٹیمز آف انڈیہ

نے ایک مخفی ٹلیگرام یعنے پیغام تار کے حوالے سے یہہ تحریر
کیا ہے کہ سرکار روسیہ نے یہہ کہا کہ انگریز اپنے جنگی جہازون
کو قسطنطنیہ طرف روانہ کرنا گویا ہمارے سے در پردہ جنگ کرنا
ہی غرض زار نے یہہ ہدایت کی ہی کہ ایک لاکھہ بیس ہزار
پلٹن کو جنگ کرنے کے واسطے فی الفور مسلح کرین اور اسکے
سوا لشکر لیانڈر یعنے قومی فوج کے ایک حصے کو بنا بر جنگ
تیار و آمادہ کر رکھین فقط ع

قسطنطنیہ پر محاصرہ ہو تو انگلنڈ کا کیا حال ہوگا

بعض جنبہ داران لارڈ ڈربی وغیرہ وزرای سلطنت کا یہہ
قول ہو کہ ہم آسمان پر کے تارون کی آزمایش کرینگے اور زہرہ
کو الٹ پلٹ کر کے دیکھینگے کہ اسکے تمام تطر مین کہان کہان
پانی ہی اور چاند مین آتش کی آزمایش کیجاینگی اور اسکے
پہاڑون کی پیمایش بحسب اطمینان کر لینگے کہ ہمکو بری فرصت
ہی۔ رہا ہندوستان وہ ایک مسلخ ہی ہمکو اوسکا خیال
جب ضرور پڑیگا تب کرینگے۔ رہی تجارت وہ تو کی ہی
کیا ضرور ہے ہم روس سے ایک راہ داری لکھا لینگے اپنی
جنگی جہازون کو تو ترکے کشتیان بنا لینگے اور یورپ
و ایشیا مین کے دریا مین چلاینگے ورنہ ہمارے اونچے قد

اور تنومند اور جوانمرد سپاہی کہان ہین جو ترکی کے واسطے
کیجا کر کٹانین اور خزانے ہمارے بچہ کش ہین کہ سال بھر
مین یکصدی پانچ چھہ بچے دینا ہی کیا ہم ایسے بچے والے
خزانون کو برباد کرینگے روس ہماری ملکہ کا سمدی
ہی وہ ہماری بات جسقدر مانیگا ترکی کیون مانتا بسبب
ترکی کے ہمکو ہمیشہ یوروپ مین جنگ کرنا پڑتا ہی۔
جب ترکی کی تانگ مدیترنین مین سے اوٹھہ جائیگی تو
ہم اپنے مذہبی احباب سے اپنا کام نکال لینگے۔ ترکی ہمیشہ
عیسائیون کو غلام بنا رکھتا ہی ہماری عظمت و شان
مین بٹا لگتا ہی پس قسطنطنیہ پر روس کا قبضہ ہونا چاہیے
ہمارے مقاصد مین کوی خلل نہین ہے۔ اور جو فریق ملکہ
انگلنڈ کے خاندان و تاج کی سلامتی چاہتا ہے اسکا
یہہ قول ہو کہ لارڈ ڈربی۔ ولارڈ کارن وارن۔ ولارڈ
رسل۔ ولارڈ گلیڈ اسٹون ولارڈ سالسبری ہمارے
قوم انگلیش کے حقوق و عظمت کے دشمن ہین وقت اپنی
شوکت و ہیبت کی حفاظت کا ہاتھہ سے جاتا رہا اور
جو ہی وہ بی ضروری باتون مین جا رہا ہے ہماری فوج
نہایت مضبوط اور عمدہ اور ہمارے آفیسر لیق اور ہمارا سامان
کافی ہے ہمارے جوانمردانہ ارادے مکمل ہونے والے ہین
ہمارے خزانے ہمارے مطالب کے خرچنے کے کافی
ہین مگر ہمارے مین کے لوگ تجارت کے انتفاع کے
ایسے عادی ہو گئے ہین کہ مارنے مرنے سے ڈرتے ہین ہو
یہہ ڈر فقط اونکے تجارت ہی کو برباد کریگا بلکہ ہماری

عظمت و شان باقی نرکھیگا - ایک ایسا وقت آجائیگا کہ
ہم ہندوستان و اسٹریلیا کی خبر کے لئے ترستے رہینگے
اور ہمارے جنگی جہاز پرزہ پرزہ ہوکر اور جائینگے اور ہمارے
خزانے ہمارے دشمن بینگے - ہمکو اپنی قوم اور اپنی سلطنت
اور اپنی نتایج کی حفاظت ضرور ہی عارضی قرابت اور
مکاری کے بھروسے کام نہ آئینگے -

ہم تین سو برس سے ترکیون کی جوانمردانہ وفاداری
آزما چکے ہین کہ اونکی وفاداری اور جوانمردانہ اتحاد سے
ہم نے نپولین اولی کے تمام قوت کو توڑ کے ہندوستان
کا سا ملک کا غذون کے ذریعہ سے حاصل کیا اور ایشیا
مین کے جزایر پر اپنے پھریرے اوڑائے اور اب تک ہماری
ترقی کسی کام مین — ترکی ہمارے ہاتہہ مین ایک موم
کا گولہ ہی ہم چاہین تو اوسکو چوہا بنائین یا شیر بنائین
یا جوانمرد سولجر - بہرحال ہمارے مطلب کے مطابق ترکی نرہے
رہے لاکن امید نہین کہ روس و یا جرمن بھی موم
ہوجائین اور جیسا ہم چاہین ویسا کا دین بلکہ یہہ خوف
ہی کہ اب جو یہہ موم مین تھوڑے عرصہ کے بعد پتھر ہوجائے
بلکہ یہہ دیو بنکر ہمکو کھا جائینگے -

اسیواسطے فریق ثانی اوس تحریک مین ہے کہ ہرگونہ
تیاری جنگ کی تکمیل ہو - تا بروقت حفاظت مضامین
عہدنامہ پارس کیجاوے اگر قسطنطنیہ پر محاصرہ ہوگا
تو جان لینا چاہیے کہ تمام لندن مین کے باشندون
سے صرف چند ایسے آدمی رہجاوینگے جو وہ لارڈ گلاڈسٹون

کے مشابہ سکوت کرینگے باقی تمام شہر تنفر کریگا اور اپنے مقاصد
آیندہ پر تاسف بلکہ امید ہی کہ لندن مین سازش روس کے
ہمنشین بڑے بڑے خاندان پر لگائی جائینگے - ناچار امراو وزرا
ملک جنگ مین پڑنے کے لئے بڑے بڑے اونچے مینارون
پر کھڑے رہکر قوم انگلیش کو بلائینگے اور اموہ پر بھیجدینگے کہ
قسطنطنیہ کو بچاؤ اور روس کو ممالک ترکی ہی سے نہین بلکہ
دنیا مین سے نکالو - ہرحال روس جو ایک درازعرصے سے
چاہتا تھا اوسپر کامیاب اور انگلیش جو اپنے ابتدائے فروغ
سے اوسکی مزاحمت کرتا تھا اوس سے سکوت کرنے کا وقت
بہت قریب نظر آتا ہی - لاکن خداوند تعالی ایسا نکرے کہ
دنیا کا بڑا انقلاب اس کامیابی اور اوس خموشی مین لگا ہوا ہی
اگر دولت انگلیشیہ ذرا بھی جنگ مین دخیل ہوی یا کانفرنس مین
سختی سے بات چیت کی تو اوسکے قدم پر قدم فرانس و اسٹریہ
و اطالی و روم وغیرہ سلطنتین بھی قدم مارینگے جسمین اسکے
سب لشکنجے تنگ ہوجاوینگے ناگزیر جو انگلیش کہیگا وہی
کرنا پڑیگا فقط - ج - ر - مدیر اسر

عورت مرد خصال ہمنے ایک اخبار مین یہہ خبر بحوالہ
دیا کہ ہامبرز دیکھی ہے جو واقعی عجیب ہے وہ لکھتے ہین کہ موضع تندو
مین ایک بہادر عورت رہتی ہی جسکی عمر ۲۵ برس کے قریب ہے وہ
اہل دول ہی سو آدمی اسکے ہان ملازم ہین یہہ عورت اپنے پدر
اسباب اسلحہ لگاتی ہی گھوڑے پر سوار ہوتی ہی اور اس فن
مین بڑی مشاق ہی فن بکیتی مین تو بڑی ہوشیار ہی علاوہ
اوصاف مذکورہ خواندہ ہی فارسی اچھی جانتی ہی عربون کا

مطبع بحرالاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

کیا اور اپنی سلطنت کا بیدیو روپ قسطنطنیہ مین قایم کر دکھلائی
اب وہ ہی مسلمان ہین اور وہ ہی قسطنطنیہ کو چارون طرف سے
اعدا نا ہنجار اوسکی خرابی کے درپی ہو رہے ہین اور اسکے تقسیم
کرنے کے لئے مجالس منعقد ہوتے ہین کیا یہہ اثر نفاق کا نہین
ہی تو اور کس کا ہی - دیگر ممالک مین تو جو ہی سو ہی ہندوستان
مین اس نفاق نے یہان تک ترقی کی ہی کہ - الامان - ایک
ایک دن مین صدہا کفر کے فتاوے چل جاتے ہین کوی شیعہ
کو کفر سے نسبت دیتا ہی کوی وہابی اور غیر مقلد کو کافر کہہ رہا
ہی کوی بدعتی بدعتی ہی کر رہا ہی کوی لامذہب ہی پکار رہا
ہے جدہر دیکھو یہی صدا آتی ہے کہ فلانا مولوی کافر شد مرتد
شد مساجد اور معابد مین جاؤ تو وہان بھی یہی غلغلہ اور شور
ہی - ہدایہ اور درمختار نکالے ہوے ہین اور کفر کا فتوی
لکھہ رہے ہین - یہی نہین کہ صرف افتا پر کفر ہی نہین بلکہ عدالتون
مین بھی مقدمات تکفیر اور تحقیر وایرہین تسپر طرہ یہہ کہ ساتھہ
ہی اسکے ایسین و شتام اور مغلظات بھی شامل ہین الہی تو
اسلام نہ ہوا کوی بازاری معاملات ہوے - ادہر امیرون
کو دیکھو تو وہ اپنی ہی کھچا پیچ مین لگے ہوے ہین اونکو مطلقا
دین کی جانب توجہ ہی نہین نکاح پر نکاح کرتے جاتے ہین
عدالت کا نام تک نہین جانتے فرایض دینی کو ادا کرنا خراب
کا پینا اور رندی بازی کرنا سمجھہ رکھا ہے - ہان جب مولویون
کے جھگڑے دیکھتے ہین تو ضرور ٹانگ اور اڑا ہی دیتے ہین
حمایت اور غیرت اسلامی نام تک نہین - ضدیت اور لفاظت
کے پتلے بن رہے ہین کیا یہہ بات جہوٹ ہی کہ اگر ہمارے
مین اتفاق ہوتا تو ابتک ہم ملک یوروپ مین کوی مستثنی
محمدی قایم نہ کر لیتے - کیا اگر ہمارے مین اتفاق ہوتا تو
پرچہ منشور محمدی جو اعلی درجہ کے قوم کا خیر خواہ ہی عشرہ
وار ہی رہتا - افسوس کہ قوم ایسے خواب غفلت مین سوئی ہی
کہ غیر اقوام کے طرف بھی آنکھہ اٹھا کر نہین دیکھہ سکتے - بہت دفعہ
قوم کے خیر خواہون نے قوم کو اس نیند سے جگایا مگر افسوس کہ
قوم نے ابتک پہلو بھی نہین پھیرا - ای قوم کے لوگو اور ای
قوم کے سردار و خواہ سردار دینی ہو یا دنیوی - آؤ اب تو
خواب غفلت سے جاگو اتفاق کو اختیار کرو اور نفاق کو
دور کرو - کب تک تم اس خانہ جنگی مین مبتلا رہو گے آؤ خدا
کے واسطے افتار کفر سے ایک دوسرے پر باز آؤ - غیر قوم کے
نظرون مین ٹھوکر اور ٹھٹھہ کا باعث نہ بنو - کیا قرآن کی
یہی تعلیم ہی - ہرگز نہین - یہہ تمہارے دلی خیالات ہین افسوس
کہ تم اوس پاک کلام کی تعلیم پر تلر تک نہین ڈالتے ہو ای
ہمارے واحد اور سچے خدا تو ہماری قوم پر ایام سابق کے
طرح اتفاق مینہہ برسا - نفاق کے بلا سے ہم کو نجات
دے - اللہم آمین ثم آمین

الراقم قوم کا دلی خیر خواہ - مرزا سلطان احمد از گورداسپور

مخدوم و مکرم جناب مجمد شریف صاحب ایڈیٹر منشور محمدی
بعد سلام سنت الاسلام کے گذارش یہہ ہی کہ مضمون مندرجہ
ذیل کو اپنے اخبار دربار مین درج فرمائیے - وہو ہذا
واضح ہو کہ مقام گولتا لاب پر ایک پادری صاحب نے
بہشت مین کھانے پینے کی بابت مسلمانون پر اعتراض

کی چنانچہ بندہ نے اوسوقت اونکے اعتراض کا جواب باصواب
دیا۔ پادری صاحب کا اعتراض یہہ ہی کہ بہشتی لوگون کو درمیان
بہشت کے نہ کھانے کی حاجت ہوگی نہ پینے کی اور نہ کبھی اونپر
بھوک اور پیاس غالب ہوگی تاکہ پھر اونہین حاجت کھانے
اور پینے کی ہو اور چونکہ بہشتی لوگ درمیان بہشت کے مانند
فرشتون کے گزران کرینگے کیونکہ کھانا اور پینا دنیا کے لوگون
کے واسطے ہی اور اگر بہشت مین بھی ویسا ہی کھانے اور
پینے کی حاجت ہی تو پھر دنیا اور بہشت مین کیا فرق رہا
ایسا ہرگز نہین اور نہ تو بعد مرنے کے زندہ ہوکر پھر کسیکو
حاجت کھانے اور پینے کی ہوویگی اور چونکہ یہہ بھی جاننا
چاہیئے کہ کھانے اور پینے سے کیا مطلب ہے یعنے اصل
مطلب اسکا یہہ ہی کہ انسان پر ایک بڑی تکلیف ہوتی
ہی بھوک اور پیاس کی اسلیئے لوگ کھاتے پیتے ہین کہ جسمین
اونکی بھوک اور پیاس دفع ہوجاوے اور اگر یہی تکلیف بہشت
مین بھی ہو تو پھر آسایش بہشت کی کیا رہی مگر چونکہ ہمارے
محمدی بھائی کہتے ہین کہ بہشتیون کو درمیان بہشت کے
انواع واقسام کی نعمتین کھانے کو ملینگے یہہ مقولہ اونکا
محض غلط ہے انتہی

جواب مین کہتا ہون کہ محمدیون کا مقولہ تو بلاشک
درست ہی لیکن پادری صاحب کا مقولہ محض غلط ہی دیکھو
انجیل متی باب ۲۶ درس ۲۶ سے ۲۹ تک لکھا ہی یعنے
اونکے کھاتے وقت یسوع نے روٹی اوٹھائی اور دعا
کرکے توڑی اور مریدون دیکے کہا لوکھاو یہہ میرا بدن

ہی پھر اوسنے پیالہ اوٹھایا اور شکر کرکے یہہ کہتے ہوے اونہین دیا
کہ تم سب اسے پیو یہہ میرا لہو یعنے نئے عہد نامہ کا لہو ہے
جو بہتیرون کے گناہون کی بخشش کے لئے بہایا جاتا ہے
پر مین تم سے کہتا ہون کہ اسوقت سے اوس مزرنگ
کہ مین تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہت مین
اوسے نیا نہ پیون انگور کے رس پھر نہین پیونگا انتہی۔
افسوس صد افسوس کہ ہمارے بھائی عیسائی لوگ اپنی کتاب
سے بھی مطلق واقف نہین ہین دیکھو تمہاری کتاب سے
ثابت ہوا کہ بہشت مین خداوند تعالی اپنے نیک بندون
کو بقول عیسی علیہ السلام کے انگور کے رس کھانے کو دینگے
پس ہمارا مدعا ثابت ہوا اور پادری صاحب کا مقولہ محض
غلط ہوا انتہی دویم اپنے جو یہہ فرماے کہ بعد مرنیکے
زندہ ہوکر پھر کسیکو حاجت کھانے اور پینے کی نہ ہوگی تو
مین کہتا ہون کہ یہہ مقولہ بھی اونکا صریح غلط ہی دیکھو کہ
مسیح علیہ السلام بقول عیسائیون کے بعد مرنیکے جو جی
اوٹھے تو حضرت اوسوقت نہایت بھوکے اور پیاسے تھے
شاگردون سے ملتے ہوے کہا کہ لڑکو کچھ کھانیکو ہے
اوسوقت اونکے شاگردون نے بھونی ہوی مچھلی اور شہد کا
چھتا دیا وہ آسودہ ہوکر کھایا تب اور کچھ باتین کئے تو
اسنے معلوم ہوا کہ حضرت جب مرکر جی اوٹھے مارے بھوک
اور پیاس کے ایسے مضطر تھے کہ شاگردون کو دیکھتے ہی
پہلے سوال کھانے کا کیا لیکن حضرت بقول عیسائیون
کے تیسرے دن جو جی اوٹھے تو شاگردون کو وہ ہوتے

پرتے تھے کہ یہہ لوگ ایسے بے مروت اور احسان فراموش ہے کہ باوجود اسکے کہ اونکو تیسرے دن معلوم ہوا تھا کہ حضرت جی اٹھے کہ حضرت کی کچہ حاضری دتفن تیار نکرکے اپنی روزی کے ڈہونڈہنے مین جو اونکا قدیم پیشہ تھا یعنے مچھلی کے شکار مین مشغول ہوے چنانچہ حضرت نے انہین اونکا قدیم پیشہ چھوڑاکر آدمی کی شکار کرنا سکہلایا تھا بعد حضرت کے انتقال کے پھر اوسمین لگ گئے تھے اور حضرت کے کھانے پینے کا کچہ دہیان نہ تھا چونکہ حضرت اونہین ڈہونڈکر نکالے پھر اون سے کھانا مانگ کر کھانے تب حواس درست ہوے غرض اس صورت مین مرکر جی اوٹھنے کے بعد احتیاج کھانے پینے کی تو حضرت مسیح کے خود حال سے اور انجیل کی گواہی سے ثابت ہوی غرض پادری صاحب اوسوقت لاچار خموش ہوکر چلے گئے پھر اونسے اور کوی جواب نہ بن پڑا فقط راقم واعظ الدین از کلکتہ

حالات تاریخی مذہب عیسائی

اس مذہب مین جو ہمنے غور کرکے دیکہا تو پوپ کا زمانہ عجیب گزرا ہے کہ جسمین تمام دنیا پادریون کے ہاتھ مین تہی اور اسی مذہب پر کیا مدار ہی جس مذہب مین پوجاریون کی چڑہ بنی وہ انوکہے کارروائیان شروع کین کہ نظام سلطنت مین خلل واقع ہوگئی بلکہ جسنے پوجاریون کو خوش کردیا وہ اچھا ہے اور جو اونسے برا ہوا وہ سو برون کا برا ہوگیا جب جی چاہا قانون مذہبی مین سے اپنی راے کے مطابق مسئلہ نکال لیا اور مرتد اور کافر ٹہہرادیا اور جب جی چاہا ولی بنادیا عیسائی مذہب مین پوپ کے زمانہ مین عجیب دھندمچا کہ سب نے دیکہا اونکے زمانہ مین یہہ انداز تہا کہ جسنے کوی گناہ کیا پوپ کی مونہہ بھرائی کرادیا اور معافی نامہ لکہالایا لوگون کو منہیات شرعی سے کیا ڈر تہا وہان تو جو کچہ تہا زر تہا - آدمی کے گرہ مین روپیہ ہون پھر کیا ہی گویا اعمال نامہ پر کراتا کاتبین نے پہلے ہی سے قلم پھیر دیا ہے - پوپ کو خوش کرلینا چاہئے عیسی مسیح کا کیا ڈر ہے۔

اس جہالت کے وقت ایک شخص جان وکلف نامی نے سنہ ۱۳۶۰ع مین انجیل کا ترجمہ انگریزی زبان مین کیا اور یہہ وقت ایڈورڈ کی بادشاہت کا تہا - جب اسکی نقلین کثرت کے ساتھ ہوگئین پھر اس دین مین ترقی ہونے لگی اور ہر شخص کے ہاتھ یہہ گوہر بے بہا لگ گیا سنہ ۱۵۱۷ع مین جہاپہ کا ایجاد ہوا اسکے ہونے سے بڑی تقویت ہوگئی سب سے پہلے جرمن زبان مین انجیل چھپی اب تو انجیلین کثرت سے ہوگئین اور اس سے لوگون کی آنکہین کہل گئین کہ پادری لوگ ہم کو اُلّے کے بالے بتاتے تھے اب ہم اپنی آنکہون سے وہ دیکہتے ہین جو حکم خدا ہے پہلے پادری لوگ انجیل چہپا رکہتے تھے اور ویسے ہی اپنا مطلب کرکے نکالدیتے تھے اس زمانہ کے بعد سنہ ۱۵۱۷ع مین ایک شخص مارٹن لوتھر نامی پیدا ہوا یہہ چلتا پرزہ تھا پوپ پر اعتراض کرنے لگا اور اسنے صاف کہا کہ پوپ معافی نامہ انجیل کے کس حکم کے موافق بیچتا ہے - نجات بجز اعتقاد مسیحی اور عبادت نہین ہوسکتی - لوگون کو اسنے سمجہانا شروع کیا اور یہہ کہا کہ حق کو ڈہونڈو اور راستبازی اختیار کرو پوپ تم کو اصول حق کے باتین نہین سکہاتا اور اسکا یہہ حال ہی ؎ سپید و سیہ پارہ بردوختہ

اور اسکا یہہ حال ہی ؎ سپید و سیہ پارہ بردوختہ

بسالوس و پنہان زراندوختہ ؛ عصاے کلیم اندو لبسا رخاکہ
پس انگہ نمایند خود را نزار ؛ نہ پرہیزگار و نہ دانشور اند ؛ ہمین
بسکہ باکبد زمیخرند ؛ پوپ نے جو اس مرد خدا کی یہہ باتین
سنین سخت ناراض ہوا اور اونکے دل نے یہہ بھی سوجہائی
کہ اسکا کام تمام کردین مگر تو یہ سانچ کو آنچ کہان اونکے مارنے
کی جراءت ہوئی اور کیونکر ہوتی مارٹن لوتہر کی سچائی کو سب
جاننے لگے تھے اور یہانتک کہ وہان کا حاکم بھی اسکا معتقد
ہوگیا تھا۔

وکلف کے زمانہ سے لوگ پروٹسٹنٹ ہونے لگے تھے اور
مخفی اپنے گہرون مین بیٹھکر یہہ چرچا کرتے کہ پادری ہمکو بہت
سے بیہودہ باتین سکہاتے ہین اور یہہ لوگ بیہودہ ہین خداوند
کریم ایسا بندوبست کردے کہ ان لوگون سے چھٹکارہ
ہوجاوے مگر ان لوگون سے وہ بری طرح پیش آتے تھے
اور بیچارے بے زبانون کو زندہ جلایا کرتے تھے ہنری
پنجم بادشاہ اسکا ٹلنڈ اپنی خوشی اور راے سے ایسا
کرتا تھا مگر لوگ کب مانتے تھے انجیل کا خلاف مرضی پوپ
اور بادشاہ کے ورد کرتے تھے اور اپنی خوشی کے ساتھہ
سزائین پاتے تھے۔ چونکہ مشک اور عقل دونون ہرگز
چھپتے نہین مارٹن لوتہر کے نصایح کا چرچا انگلینڈ مین پہنچا
یہان کے لوگ بہت اشتیاق کے ساتھہ بہت سے
جرمنی مین لوتہر کے پاس پہنچے کہ اسکی زبان سے اوسکے
مسایل سنین اور ایک آدمی لایق عمدہ ولیم ٹینڈیل تھا
جسنے انگریزون سے عہد جدید کا ترجمہ کرنا سیکہا تھا اوسکو

ایک لندن کے امیر نے چھے مہینے اپنے گھر مین رکہا یہہ رات
دن یہان پڑہتا رہا اور جسوقت جرمنی مین جانے لگا اسوقت
اوس امیر نے اوسے سو روپیہ کا خرچ دیا جسکے عوض امیر کو ٹو
مین قید رہنا پڑا۔ باقی آیندہ از انجمن پنجاب

بقیہ ہندو صاحبونکی ہدایت

ثابت۔ اور علاوہ اسکے جیسا وہ پیدا کرنیکی قوت رکہتای
ویسا ہی پھر فنا اور نابود کرنے کی بھی طاقت رکہتا ہی غرض وجود
اور فنا آدمی اور سب حیوانات اور تمام کیڑون مکوڑون
کا ہر یک وقت مین اوسکی اختیار مین ہے اوسپر لازم
اور یہی تو اوسکی ہستی پر دلیل ہے لیکن اگر سب چیزین
انادی ہین اور کوئی اونکا خالق نہین تو پھر خدا کی شناخت
پر کیا دلیل ہی کیونکہ سب جانتے ہین جو خدا قدرتون سے
پہچانا جاتا ہی اور وسیلہ شناخت صانع کا صرف
ملاحظہ مصنوعات ہی اور نیز یہہ بات بھی کوی باسمجہ
آدمی یقین نہین کریگا جو پیشتر مین پہلے تو قوت پیدا
کرنیکی تھی مگر اب نہین یا وہ قوت اوسیقدر تھی جس سے
پہلے چند ارواح پیدا ہوچکے اوس سے زیادہ نہین
قولہم جو چیز غیر معدود ہی اوسکی کمی بیشی کیسی دریافت
ہوسکتی ہی۔ **اقول** ای حضرات ہمنے تو دس دلیلون
سے ثابت کردیا ہی کہ ارواح غیر معدود نہین ہین بلکہ
معدود اور محدود ہین پس ضرور کم کرنے سے کم ہوتے
جانینگے پھر معلوم نہین جو آپ کس عالم مین رہتے ہین
جو ابتک کچہ خبر ہی نہین ذرا ہمارے دلایل کا مطالعہ فرمائے اور اپنے

ذرا خوان دول دل کی تسلی کیجئے۔

قولہم نیستی سے ہستی ہونا کوئی عقلمند آدمی نہین مانیگا **اقول** جب کوئی عقلمند اسبات کو مان لیگا جو خدا قادر مطلق ہی تو پھر ہرگز اوسکی قدرت کو اپنی عقل ناقص کے ماتحت مولد ذہین کریگا اور نہ اسے غیر محدود کے صفات کسی حد مین محدود نہین جانیگا اور نیز عاقل جب دیکھیگا جو خدا بغیر حاجت علت فاعلی اور مادی کے خود بخود موجود ہی اور بغیر اسباب آنکھون کے دیکھتا ہی اور بغیر اسباب کانون کے سنتا ہی اور بغیر اسباب زبان کے بولتا ہی تو بے شک اسبات کا بھی یقین کریگا جو وہ قادر خدا بغیر اسباب پیدائش کے پیدا بھی کرسکتا ہی ورنہ ایسی عقل کے مالک سے کوئی دوسرا بھی پوچھیگا کہ خدا کس مادے سے بنا ہوا ہی اور باوصف معدوم ہونے اسباب بینائی اور شنوائی اور گویائی کے پھر کسطرح دیکھتا اور سنتا اور کلام کرتا ہی کیونکہ اگر وہ پیدا کرنے کی صفت مین محتاج باسباب ہی تو بے شک دوسرے صفات مین بھی محتاج باسباب ہوگا اور اگر نہین تو سب مین نہین جب خدا کو لایدرک مانا گیا تو مقتضا عقل اور ایمان کا یہہ ہے جو اوسکی صفات کو بھی لایدرک مانا جاے ورنہ ظاہر ہی کہ اگر عقل کے نظر کسی صفت ربانی کے اول آخر پر جاے تو وہ صفت محدود ہوجائیگی اور صفت کے محدود ہونے سے محدود ہونا ذات باری کا لازم آویگا اور لطف تو یہ ہی کہ مجیب صاحب خود اقراری ہین کہ ارواح مخلوق ہین اور پھر نیستی ہستی کا ہمسے سوال کرتے ہین اتنا نہین سمجھتے کہ جب پہلے مخلوق ہوے تھے تو کس مادہ سے بناے گئے تھے اور اب وہ مادہ کہان چلا گیا۔

قولہ نیستی سے ہستی کبھی نہین ہوسکتی **اقول** ای حضرات جہان حکم خدا ہی پھر نیستی کا ذکر کیا ہی جب وہ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہی تو اوس اپنے امر مقصود کو کہتا ہی کہ ہوجا پس وہ اوسکے قدرت کاملہ سے نقش وجود پکڑ جاتا ہی یہی تو خدائی ہے ایسے کا نام تو قدرت ہی مگر ہمکو معلوم نہین کہ وہ آپ کا ایشر کیسا ایشر ہے جسکے یہہ اوصاف ہین کہ اگر وہ کسی اپنے امر متخیل کو کہے کہ ہوجا تو کچھ بھی نہ ہو اور حکم اوسکا یون ہی برتہتا جاے اور جب تک باہر سے کوئی مادہ نہ آوے اوسوقت تک بیکار رہتا رہے جس پر میشر کے گذشتہ حالات ایسے ہین تو پھر اوسکے آیندہ قدرتون کی کیا امید ہے اور ایسے ضعیف پرمیشر پر بھروسہ کرنا برا معرض خطر ہوگا واضح ہو کہ یہہ وہم کہ نیستی سے ہستی نہین ہوسکتی اوسی وقت تک مجیب صاحبون کے دل کو پکڑتا ہی کہ جبتک خدا کی قدرت کی عظمت اور بزرگی اونکو معلوم نہین اور اسکے صفات کاملہ کو محض انسان کے صفات پر قیاس کرتے ہین ورنہ ظاہر ہی کہ وہ جو آپ بغیر توسط اسباب وجود خود بخود موجود ہی تو وہ اپنے کامون کے نفاذ مین دوسرے اسبابون کا کب محتاج ہوسکتا ہی اور اگر صرف استعداد عقلی خدا کے قدرتون کا مانع سمجھا جاے تو سارا کارخانہ قدرت کا بند ہوجائیگا کیونکہ قدرت تو اسی کا نام ہی کہ عقل اسکے اسرار تک نہ پہونچ سکے اگر قدرت مین یہہ بھی شرط ہی کہ زید عمرو کی عقل سے زیادہ نہو تو بس پھر قدرت ہوچکی

حالت سلطنت روم

واضح ناظرین باعز و تمکین ہو کہ سلطنت عثمانیہ کی حالت موجودہ بالکل نزاکت پر ہی یعنے سلطنت مذکور روسیون اور اہالیان انگلستان و فرانس اور آسٹریہ کی چیرہ دستی مین مبتلا ہی اہالیان روس یہہ چاہتے ہین کہ سلطنت مذکور یورپ کے تمام اہل دول سے کہ جنکی دستخط عہد نامہ پارس پر موجود ہی کسی عنوان کا علاقہ اور سروکار نرکھے الا اپنے اور اُن سے رابطہ اتحاد و دوستی کو قطع کرے لیکن انگریز اور دیگر متعاہدین کو روسیون کی تجویز منظور نہین اور انکا ارادہ قسطنطنیہ طرف اپنے جنگی جہازون اور فوج کو روانہ کرنے کا ہی تاکہ روسیان اپنے مقصد مین کامیاب ہون اور اپنا تعلق ملکی سلطنت ترکی کے ساتھ مطابق عادت استمرار کے باقی اور بحال رہے ناظرین مخبتہ آئین اس حقیقت سے واقف ہین کہ روم اور روس کے فیما بین جنگ برپا ہونے کے آگے وکلاے سلاطین یوروپ کا ایک جلسہ قسطنطنیہ مین مرتب ہوا تھا لیکن جو کارروائی کہ جلسہ مذکور مین لارڈ سالسبری صاحب سے کہ جنہون نے بحیثیت وکیل انگلند جلسہ مذکور مین شریک ہوا وقوع مین آئی نہ فقط ترکی کے حق مین مضرت بخش ہوئی بلکہ سرکار جناب ملکہ عالیہ انگلستان کے حق مین بھی پہلی حماقت جو کہ سالسبری سے وقوع مین آئی سو یہہ ہے کہ اس نے ترکی کے وزرا اور کارپردازان سلطنت سے ملاقات کرنے اور انکے اظہار و بیان کو سماعت کرنے اور انکی طاقت و قدرت کی حقیقت کو معلوم کرنے کے عوض مین جنرل اگناٹیف سفیر روسیہ سے پہلی ملاقات کی جیسا کہ کوی چیلا اپنے گرو جی سے بجسن عقیدت ملتا اور قدمبوس ہوتا ہی اور اس ملاقات مین جنرل مذکور نے جو کچہ ارشاد کیا اور جیسا سمجہا یا سالسبری نے اسکو ٹھیک مان لیا اور یہہ تصور کیا کہ جو کچہ کہ اسنے کہا سو الہام سے ہی نہ کہ غرض جبلی چند ملاقاتون مین اگناٹیف نے اس صید بے کمر و کید کو اپنے دام مین پھانس لیا اور انہین میان منحو بنایا۔ آخر یہہ نتیجہ ہوا سفیر روسیہ جو کچہ جلسہ مین بیان کرتا تھا اسکو سنکر میان سالسبری درین چہ شک بولا کرتے تھے۔ حاصل کلام فتنہ و فساد اور نزع کو گھٹانے اور مکار و پرفریب روسیون پر سرکار ملکہ عالیہ کا داب و ضرب ڈالنے کے عوض مین لارڈ صدر نے اور زیادہ آتش افروزی کی۔ اور روسیون کے ناجایز دعوون کو مسلم رکہکر ترکون کو پریشان کر دیا اور بعد اس کارروائی کے دارالخلافت قسطنطنیہ سے لارڈ صاحب اپنے وطن کو وہی سینہ پر کینہ لے گئے کہ جسکو اگناٹیف نے غلیظ و غبار آلود بنا دیا اور بگاڑ دیا تھا۔ مذکور جلسہ برخواست ہونے کے بعد زار ستم شعار ایک اقرار نامہ جو کہ بنام پروٹوکول مشہور ہے تیار کیا اور اس پر جناب سلطان المعظم کی دستخط لینے کے باب مین پھر سلاطین یوروپ کو ترغیب دی اور اسکی بابت اپنے ساتھ اتفاق کرنے اور اس پر دستخط کرنے کے لئے ان سے درخواست کیا اگرچہ یہہ اقرار نامہ مذکور ناجایز شروط اور دعوون سے معمور تھا تو بھی متعاہدین نے اسکو نامنظور نکیا اور اسپر دستخط کرنے کے باب مین اپنی عدم رضامندی ظاہر نکی بلکہ خواب خرگوش کی خماری اور بیخودی کی حالت مین اوسپر دستخط کر دی لیکن ترکون نے اس مجلکہ کو منظور نہین کیا۔

اور اسپر دستخط کرنے اور اسکے مطابق عمل پیرا ہونے کے
لئے انکار کیا اور انکا یہی قول تھا کہ بے عزتی سے موت بہتر ہے
حاصل کلام وے لوگ شہنشاہ حقیقی کے رضا پر راضی ہوگئے
اور روسیون سے بازار جدال و قتال گرم کئے اور کئی چیون
تک ان دون ہمتون کو ہر ہمتین دین اور ہزارہا کفار بدکردار
کو واصل النار کیا با این متعاہدین کو علی الخصوص اہالیان
انگلستان کو بڑے سچے اور راست باز و عہد و پیمان کے
نبھانے والے سمجھ کر کئی مرتبہ یہہ تحریر کیا کہ دیکھو بدذات
اور عہد شکن روسیون نے ناحق جنگ کر رہا ہے اور نامعقول
حیلون اور بہانون کے سہارے ملک گیری کے طمع سے ہمارے
ممالک محروسہ پر چڑھ آئی۔ اور عہد نامۂ پاریس کے خلاف
عمل بیرائی کی ہے لہذا تم انکی خبر لو اور اپنے عہد و پیمان کو
نباہو۔ چو طرف سے باغیون اور دشمنون نے ہمپر ہجوم
کیا ہے۔ ہم اکیلے واحد کیونکر تاب مقاومت لا سکینگے
غرض دشمنون کی ترقی اور افواج روسیہ کی کثرت اور
ہجوم کے سبب سے اور چند ناعاقبت اندیش و بیدین سردارانِ
ترکی کی بدذاتی اور نمکحرامی کے باعث قارص و پلیونہ وغیرہ
مقامات روسیون کے ہاتھ لگ گئے اور پسماندہ لشکر ترکی
تابِ مقاومت نہ لاسکہکر مغلوب اور پسپا ہونے لگا یہان
تک کہ اودریانوپل کے قریب روسیون کی رسائی ہوگئی
تو بھی متعاہدین یعنے وے اہل دول جو کہ عہدنامہ پاریس
سے علاقہ رکھتے ہین علی الخصوص انگریز بیغیرتون کے مانند
تماشہ دیکھتے رہے اور ترکون کو انہون نے یہہ نکہا کہ ای ہمارے

دوستان قدیم و ای محسنین و رفیقان عمیم کچھ خوف و خطر نہ کیجئے گا
ہم تمہین تائید دینے تیار و مستعد ہین) بباعث اس حالت کے
ترکون نے نظر برین انجام بہ مایوسی تمام روسیون کے
حسب خواہش صلح کرنے اور صلح کے بندوبست مین یورپ
کے اہل دول کو شریک نہ کرنے کے باب مین تجویز اور روسیون
کا بھی یہی ارادہ ہونے سے انکی رائے کو پسند کیا گواہ کی منت
کرنے سے مدعی سے ملجانا اور سازش کرنا قرین مصلحت جانا
غرض اسقدر خرابی وقوع مین آئے اور دار الخلافت قسطنطنیہ کے
دروازون پر دشمن کا لشکر بیٹھنے کے بعد انگریز اور دوسرے
متعاہدین ہل چل کر رہے ہین اور با این خرابی صاف یہہ نہین
کہتے کہ ہم ترکون کو مدد دینگے اور انکے ساتھ ہو کر روسیون
سے جنگ کرنے کے لئے جنگی جہازات قسطنطنیہ طرف روانہ
کرنے کی تجویز اور بندوبست کئے ہین بلکہ انگریز جی تو یون
معلوم کرائے کہ قسطنطنیہ مین رہتے ہین سو انگریزون کی
حفاظت کے واسطے اپنے جنگی جہازون کا وہان جانا ہوگا
نہ کہ اُنمین مغایرت کو توڑنیکے واسطے ایسے ایسے گول گول
اور مذبذب باتون پر پرخطر حالت کے وقت ترکان کب
خیال کرینگے اور وے کیونکر اپنے عہد و پیمان کے خلاف جو کہ الحال
صلح ہنگامی کے طور پر روسیون سے کیا گیا ہی انگریزی
اور دوسرے ممالک کے جنگی جہازون کو دار الخلافت مین
داخل ہونے کے لئے اجازت دے سکینگے اگر متعاہدین
بالاتفاق ترکون کو صاف یہہ معلوم کراوین کہ ہم تمہین
مدد دینے کے واسطے اپنے جہازون اور فوج کو روانہ

کرتے ہین تو البتہ ترکون کو اطمینان اور صبر و سا حاصل ہوگا اور وے بخوشی تمام یہہ کہینگے کہ بیا بیا خوش آمدی - بارہوین اور تیرہوین کے پیغامات تار سے صاف یہہ واضح ہوا کہ سرکار ترکی نے متعاہدین کے جنگی جہازات دارڈنلس مین داخل ہونے کے باب مین ممانعت کی ہے لیکن فرانس اور اطالی کے جہازون کی روانگی ملتوی رکھی جانے سے اور انگریزی جہازات کی آمد آمد کے باب مین متعرض ہونے کے لئے شورہ سرکار عثمانیہ مین ایک تجویز منقح ہونے کے باعث یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ ترکون اور روسیون کے درمیان سازش ہوگئی ہے آئندہ اگر روسیون اور انگریزون وغیرہ کے فیما بین جنگ ہو تو ترکی کے واسطے نہوگی مگر دارڈنلس اور بحر الاسود اور بحر روم کیواسطے ناظرین باعز و تمکین ہماری تحریر بالا مذکور سے خواہ نخواہ یہہ یقین نکیا جاہئے کہ ترکون اور روسیون کے درمیان فی الواقعی اتفاق اور اتحاد ہوگیا ہے اور وے بالاتفاق انگریزون سے یا اور کسی قوم یوروپ سے جنگ کرینگے - کیونکہ ابھی کوئی ایک بابت بھی ٹھیک طور پر ظہور مین نہین آئی ہے اور نہ معلوم کہ ترکون اور انگریزون کے فیما بین بمعرفت سفیرون کے خفیہ طور پر کیا بند و بست ہوا ہے -

سرکار عثمانیہ کو سلاطین یوروپ کی بد ذاتی اور بیوفائی علی الخصوص انگریزون کی کارروائی بالکل شکستہ دل اور رنجیدہ خاطر بنائی ہے - آخر کار ناچار و ناامید ہوکر دشمن سے اتفاق کرنا اسکو لازم پڑا لیکن ناظرین یہہ یقین کیا جاہئے کہ اس دشمن دین و ایمان یعنے زار بد اطوار سے ہمین بھلائی کی امید نہین اگرچہ بالفعل کسی ایک صورت سے ہر دو سلطنتون مین صلح ہوجائیگی اور نقصان عظیم کے ساتھ بلا ٹلیگی - لیکن وہ بد ذات یا اسکا دلی عہد پھر کسی نہ کسی بہانے اور حیلے سے ترکون کے پسماندہ ممالک پر چڑھائی کریگا -

سنت پیترس برگ سے ایک نامہ نگار نے یہہ تحریر کیا ہے کہ زار نے سرکار عثمانیہ سے اپنی یہہ خواہش ظاہر کی ہے کہ سوائے ترکی اور روسی جہازون کے اور کسی قوم کے جہازکو دارڈنلس اور بحر الاسود مین آنے نہ دینا لہذا اس معنی کا ایک قلم عہد نامہ جدید مین داخل کیا جانا اغلب ہے کہ بجز اس صورت کے دوسرے سلاطین بالاتفاق قرار واقعی نار کی تنبیہ کرین اور ترکون کو مدد دیکر اسکے پنجہ تظلم سے مسلم رکھین -

اس آریٹکل کو کامل کرنے کے لگے یہہ تحریر کرنا ضرور ہے کہ اس خرابی اور پریشانی کا باعث وہ فتنہ انگیز ہے جو کہ گلادسٹن کے نام سے مشہور ہے اور مسلمانون کا دشمن - اگر یہہ شخص قوم انگریز اور وزرائے گورنمنٹ مین اختلاف نہ ڈالتا اور فتنہ انگیز اسپیچین یعنے مباحثے جلسون مین نکرتا اور ہر ایک محفل مین ترکون کو ناحق بدنام نکیا ہوتا اور اقسام کے برائیون اور بدکاریون سے جو کہ فی الواقعی روسیون اور بلغاری نصاری اور مانٹی نگریون وغیرہ کے اوصاف ہین خصوصت کے باعث انہین متہم نہ بناتا تو آج یہہ صورت نہ ٹھہرتی اور تمام انگریز بالاتفاق روز اول ہی ترکون کی نسبت اپنی غمخواری ظاہر کرتے اور سرکار انہین بکشادہ پیشانی مدد دیتی بباعث وجوہات بالا مذکور گلادسٹن کو خارج اللہ